پیکانِ جاں گداز
برجانِ مکذبانِ بے نیاز
۱۳۲۷ھ
از قلم۔ مولانا سید عبد الرحمٰن بیتھوی
ردِ مرتضیٰ حسن دربھنگی
ALAHAZRAT NETWORK
اعلیٰحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

٤٨٦/٩٢

(۵)

پیکانِ جانگداز بر جانِ مکذّبانِ بے نیاز

۲۷ ھ ۱۳

یہ رسالہ مولوی سید عبدالرحمٰن صاحب بہتیوی نے مرتضیٰ حسن دربھنگی کے رد میں لکھا اور جس سے شائع ہو کر لاجواب رہا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

دیوبندی کانچ کی دو پوچ اصلین اور ان پر حجارۃ من سجّیل کی بھاری سلیں

دربھنگی صاحب اپنی پہلی اصل یہ بتاتے ہیں کہ ہم تمام ممکنات کو داخل قدرت مان کر بعض کو ممتنع بالغیر کہتے ہیں اور آپ بے شمار ممکنات کو خارج کر کے عجز کا دھبّہ[۲] لگانا چاہتے ہیں **اقول** مگر واعد تمہارا عز جلالہٗ کے مکذبوں نے عہد کر لیا ہے۔ کہ کبھی کوئی حرف سچ نہ کہیں گے۔ اس عجیب عہد میں سچے ہیں، تو کبھی اسے بھی جھوٹا کریں، اب ضربات دیکھئے (۱) ممکنات سے مراد اگر ممکنات اسلامیہ ہیں یعنی وہ چیزیں کہ اسلامی عقائد سے مقدور ہیں، تو حاشا کہ یہاں ان میں سے کسی کو معاذ اللہ خارج از قدرت مانا ہو وَلٰکِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ یَجْحَدُوْنَ ۰ اعلٰے حضرت مجدد دین و ملت خطبۂ سبحٰن السبوح میں فرماتے ہیں الحمد للہ المتعالی شانہ عن الکذب و الجہل والسفہ والھزل والعجز والبخل وکل مالیس من صفات الکمال المنزہ عظیم قدرتہ بکمال قدوسیتہ وجمال سبوحیتہ عن وصمۃ خروج ممکن اودلوج

---

[۱] کانچ کی شیشی کہ ایک کنکری بہت۔ [۲] کہ گراں بھاری پہاڑ۔ [۲] خط شریف میں یونہی ہے ب ھ زبر بہ دھبہ اردو لکھنے تک کی تمیز نہیں، اسماصل دین میں کلام ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالٰی

منجانب

محال سب خوبیاں اللہ کو جس کی شان کذب وجہل ومغابت وہزل وعجز اور ہر اُس چیز سے جو صفت کمال نہ ہو برتر ہے جس کی عظیم قدرت اُس کے کمال قدوسیت وجمال سبوحیت کے سبب اس عیب سے منزہ ہے، کہ کوئی ممکن اُس سے خارج یا کوئی محال اُس میں داخل ہو۔ اسی میں فرمایا صفت قدرت کا کمال یہ ہے کہ جو شے اپنی حد ذات میں ہونے کے قابل ہے اُس پر قادر ہو کوئی ممکن احاطۂ قدرت سے جدا نہ ہے۔ منہیہ میں فرمایا ان مصحح المقدوریۃ نفس الامکان الذاتی شے کا ممکن بالذات ہونا ہی اُسے زیر قدرت ربانی داخل کرنے کو بس ہے۔ دیکھو کیسی روشن تصریحیں ہیں کہ کوئی ممکن قدرت الٰہی سے خارج نہیں۔ اور اگر مراد ممکنات دین وہابیہ ہیں کہ اُن کے یہاں اُن کے معبود میں سب عیب ونقص ممکن ہیں، تو معاذ اللہ کہ اہل اسلام اُسے تسلیم کریں اور اپنے رب سبوح وقدوس عز جلالہ کو عیاذاً باللہ ملوث وآلودہ وعیبی ہونے کے قابل مانیں۔ ائمہ دین وعلمائے مسلمین نے فرمایا تھا الکذب نقص والنقص علی اللہ تعالٰی محال جھوٹ عیب ہے اور ہر عیب خدا پر محال۔ تفسیر کبیر وتفسیر بیضاوی وتفسیر مدارک وشرح مقاصد وطوالع الانوار وشرح سنوسیہ وشرح عقائد جلالی ومسلم الثبوت وتفسیر عزیزی وغیرہا کتب عقائد وتفسیر واصول میں اللہ عزوجل کا کذب محال قطعی ہونے پر یہ دلیل علمائے اسلام نے ذکر فرمائی، اب وہابیہ کا امام اسمٰعیل دہلوی اپنی بدروزی رسالہ یکروزی میں اس کلام ائمہ اسلام وعلمائے اعلام کا یوں رد کرتا ہے اگر مراد از محال ممتنع لذاتہ است پس لانسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد ضد کذب را از کمالات حضرت حق سبحانہ می شمارند و اورا باں مدح مے کنند بخلاف اخرس وجماد وصفت کمال ہمیں است کہ قدرت دارد وبنابر رعایت مصلحت بتنزہ از شوب کذب تکلم نماید بالجملہ عدم تکلم بکلام کاذب ترفعا عن عیب الکذب وتنزہا عن التلوث بہ از صفات مدح است اھ ملتقطا۔ دیکھو کیسی کھلی تصریح ہے کہ خدا عیبی ہو سکتا ہے، ملوث وآلودہ ہونے کی گنجائش رکھتا ہے الائشوں عیبوں کا اُسے لاحق ہونا روا ہے۔ ہاں مصلحۃً اُن سے بچتا ہے۔ تو نہ فقط کذب بلکہ ہر عیب سے آلودہ ہونا خدا کے لئے ممکن مان لیا، یعنی نقص ہونے کی وجہ سے کوئی ناپاک سا ناپاک عیب خدا میں ناممکن نہ رہا، اس بحث کا مفصل بیان کتاب مستطاب سبحٰن السبوح شریف

میں ہے، یہاں یہ حرف مختصر بس ہے کہ علمائے اسلام ائمۂ اعلام کی دلیل میں دو مقدمے تھے ۔
صغریٰ یہ کہ کذب عیب ہے، اور کبریٰ یہ کہ اللہ تعالیٰ پر عیب محال، صغریٰ تو اُسے مسلم ہے
کہ خود بھی کذب کو لوث وعیب و آلودگی کہہ رہا ہے، لاجرم کبریٰ اسے مسلم نہیں اور خدا کا
عیبی ہونا ممکن مانتا ہے، ایسے ممکنات وہابیت ملعونہ کے دین میں ہوں گے، مسلمانوں
کے دین میں اُن کا رب سبوح وقدوس بالذات ہر عیب و آلائش سے وجوباً پاک ومنزہ ہے
اور کسی عیب سے اُس کا تلوث قطعاً یقیناً محال بالذات (۲) تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی
کے مطالعہ سے ظاہر ہے، کہ یہ دلیل ذلیل امام وہابیہ غلام معتزلہ کی اپنی ایجاد نہیں بلکہ اپنے
انہیں آقاؤں معتزلیوں سے سیکھ کر لکھی ہے، اُن خبثا نے لکھا تھا انہ تعالیٰ قادر علی
الظلم لانہ تمدح بترکہ ومن تمدح بترک قبیح لم یصح منہ ذالک التمدح الا اذا
کان قادرا علیہ الا تری ان الزمن لا یصح منہ ان یتمدح بانہ لا یذھب فی اللیالی
الی السرقۃ یعنی خدا ظالم ہو سکتا ہے کہ ظلم نہ کرنے سے اُس نے اپنی مدح فرمائی۔ اور کسی بری
بات کے ترک میں تعریف جبھی ہے کہ اُس پر قدرت بھی ہو لُنجھے کی کوئی تعریف نہ کرے گا، کہ
وہ راتوں کو چوری کے لئے نہیں جاتا، دیکھو بعینہٖ وہی تقریر خبیث ہے، فرق اتنا ہے کہ
انہوں نے اُس سبوح وقدوس کو بالامکان ظالم بنایا، انہوں نے کاذب انہوں نے بر تقدیر
تنزیہ حقیقی اپنے رب کو لُنجھے سے تشبیہ دی، انہوں نے گونگے اور پتھر سے، اس جہالت فاحشہ
پر دو نقض تفسیر کبیر میں ذکر فرمائے، اُن خبیثوں کا وہ کلام نقل کر کے فرماتے ہیں والجواب
انہ تعالیٰ تمدح بانہ لا تاخذہ سنۃ ولا نوم ولم یلزم ان یصح ذالک علیہ وتمدح
بانہ لا تدرکہ الابصار ولم یدل ذالک عند المعتزلۃ علی انہ یصح ان تدرکہ الابصار
یعنی معتزلہ کی اُس دلیل علیل سے جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نہ اونگھنے اور نہ سونے
سے بھی اپنی مدح فرمائی ہے۔ اور اس سے لازم نہ آیا کہ اُس کا اونگھنا سونا ممکن ہو۔ اور اپنی مدح
فرمائی، کہ نگاہیں اُسے نہیں پاتیں۔ اس سے اے معتزلیو! تمہارے نزدیک اس کی رویت
کا امکان نہ ثابت ہوا، اور سبحٰن السبوح والکوکبۃ الشہابیہ وغیرہما تصانیف مجدد دین وملت
میں اور بست نقض ارشاد ہوئے، کہ کھانا کھانا، بھیک مانگنا، ڈرنا، تھکنا، غفلت کرنا

کسی کو اپنے حکم میں شریک کرنا، ابلیس و شیاطین کو اپنا مددگار بنانا، واقعات عالم سے غائب ہونا، جورو بیٹا وغیرہ وغیرہ ان سب باتوں کی نفی سے قرآن عظیم نے رب عزوجل کی مدح فرمائی، تو وہابیہ و معتزلہ کے طور پر یہ سب بھی خدا کے لئے ممکن ہوں گے، انتہا یہ کہ نہ مرنے سے اپنی مدح کی فرماتا ہے وتوکل علی الحی الذی لا یموت بھروسا کر اس زندہ پر کہ کبھی نہ مرے گا، تو چاہیئے کہ اُسے اپنی موت پر بھی قدرت ہو، وہابیو! یہ ہیں تمہارے ممکنات جن کو اہل سنت اپنے رب کی تسبیح کرتے ہوئے خارج قدرت مانتے ہیں۔ والحمدللہ

(۳) اسی یکروزی کی اسی بحث میں امام الوہابیہ نے ایک اور ملعون کلیہ گڑھا، کہ جو کچھ انسان اپنے لئے کر سکتا ہے خدا بھی اپنی ذات کے واسطے کر سکے گا، ورنہ قدرت انسانی سے گھٹ رہے گا، اس خبیث کلیہ نے تو وہ بس بویا جس کے کفریات کا شمار و شمار سبحٰن السبوح وکوکبۂ شہابیہ میں اس پر بہت کفر لازم فرمائے، اور ہمارے مکرم دوست مولٰنا ظہیر حسن صاحب قادری رضوی نے چابک لیث میں اُن کا شمار تقریباً ساٹھ تک پہنچایا، اور حقیقۃً ساٹھ ہزار پر بھی بند نہیں، مثلاً کھانا پینا، پاخانہ پھرنا، پیشاب کرنا، ڈوبنا، جلنا، وہابی، رافضی، یہودی بننا، بت پوجنا، زنا کرنا، گلا گھونٹ کر اپنا دم نکالنا وغیرہ وغیرہ سب باتیں انسان اپنے لئے کر سکتا ہے۔ تو چاہیئے کہ وہابیہ کا خدا بھی اپنے لئے کر سکتا ہو، اب کونسی گندگی، نجاست، خباثت، ذلت باقی رہ گئی، جو اُن کے خدا میں نہ آسکے، وہابیو! یہ ہیں تمہارے ممکنات جن کو اہل اسلام اپنے مولٰی کی تسبیح کرتے ہوئے بیرون قدرت مانتے ہیں، وللہ الحمد، اس مغالطۂ ملعونہ کا اعلیٰ ردّ دامان باغ سبحٰن السبوح میں ارشاد ہوا کہ چابک لیث میں چھپا (۴) مسلمانو! وہابیہ کا امام اور اس کے اذناب لیام جن کو صراحۃً اس کلیۂ ملعونہ پر اصرار تام حقیقۃً خدا کے نرے منکر، کھلے زندیق دہریے ہیں، وجہ سنیئے، اگر اُن کا معبود جلنے، ڈوبنے، گلا گھونٹ کر مر جانے پر قادر نہ ہوا، تو اُن کے نزدیک عاجز ہوا، اور عاجز خدا نہیں، اور قادر ہوا، تو اس کی فنا ممکن ہوئی، اور جو فنا ہو سکے، ہرگز خدا نہیں، بہر حال الوہیت سے ہاتھ دھو بیٹھنا لازم، دہریو! پھر کس منہ سے صفات الٰہیہ میں بحث کرتے ہو، تمہارے دھرم میں الٰہ ہی کوئی نہیں، صفات کس کی بھول گی

تف تف تف (۵) بھلا یہ تو ہندی وہابیت کے جدا علٰے تھے، در بھنگی صاحب کے خاص تعلیمی باپ مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی اور اُن کے اتراب و اذناب نے صاف نام لے کر اپنے معبود کا جاہل رہنا، ظالم ہونا، چوری کرنا، شراب پینا ممکن ٹھہرا دیا، پرچۂ نظام الملک ۲۵ اگست ۱۸۸۹ء میں بے دھڑک چھاپ دیا کہ چوری

شراب خوری، جہل، ظلم سے معارضہ کم فہمی پر کلیہ ہے کہ جو مقدور العبد ہے مقدور اللہ ہے۔" وہابیو! یہ ہیں تمہارے ممکنات، جن سے اہلِ حق بحمد اللہ تعالٰے پاک و بری ہیں (۶) در بھنگی جی! ذرا اپنے تعلیمی ابا جان سے پینے کی تعریف تو کرا لیجئے، کسی شے رقیق کا حلق کی راہ سے جوف میں داخل کرنا ہی ہے یا کچھ اور ظاہر ہے کہ جوف میں نہ گئی مثلاً تم پانی یا شراب مونھ میں لے کر کلی کر دو، تو پینا نہ کہیں گے، اور جوف میں گئی مگر حلق کی راہ سے نہیں مثلاً حقنہ کراؤ جب بھی پینا نہ ہوگا، تو ضرور ہے کہ تمہارے معبود کے حلق و جوف ہوں گے جب تو شراب پی سکے گا اور جس کے نہیں جوف ہو صمد نہیں، اور جو صمد نہیں خدا نہیں، تو تمہارے ابا جان یقیناً خدا کے منکر ہیں، کافر کہنے سے گھبراتے ہو نہ سہی اس کا اقرار نہ کرو، اتنا کہہ دو کہ ضرور تمہارے وہ باپ چچا سب کے سب منکرانِ خدا ہیں، اس کہنے سے تم تو کیا ہو تمہارا شرابی خدا بھی اگر لاکھوں من برانڈی پی پی کر زور لگائے، تمہیں مفر نہیں ہو سکتی، ورنہ بتاؤ کہ جوف دار شراب خور خدا کیسا ہوتا ہے الا لعنۃ اللہ علی الظالمین ۰ (۷) ہم تمہاری مان لیں کہ پینے کی کوئی ایسی تعریف اپنے جی سے گڑھ سکو جسے حلق و جوف لازم نہ ہو، مگر تمہارے امام اور تمہارے باپ کا وہ کلیہ کسی طرح تمہاری چلنے نہ دے گا، ضرور تمہاری کا نچ کی کلیہ ہبتیل کے پتھر سے پھوڑ کر رہے گا، پینا نہ کہئے یوں کہئے کہ انسان قادر ہے کہ اپنے حلق سے اپنے جوف میں کوئی چیز داخل کرلے، تمہارا بھی معبود بھی اپنے حلق سے اپنے جوف میں کوئی چیز داخل کر سکتا ہے، یا نہیں، اگر نہیں تو انسان کی قدرت سے گھٹ رہا، عاجز ہوا، اور عاجز خدا نہیں، اور اگر ہاں تو وہی جوف دار کھکل ہوا، اور کھکل خدا نہیں، خدا کے منکرو! تم مسلمانوں سے کس برتے پر الجھتے ہو، اللہ اکبر واحد قہار کا جھوٹ ممکن بنانے کے لئے کونسی بلا ہے، کہ خبیثوں نے اپنے ساختہ خدا کے سر نہ ڈالی (۸) جی ہاں نری شراب خوری نہیں، آپ کا وہی معبود چوری بھی کر سکتا

نہ فائدہ: یہ طرز تقریر یاد رہے کہ اکثر نزدوں میں کام دے گا ۱۲ منہ رحمہ اللہ

ہے اور واقعی شرابی نشہ باز کو بدمعاش ہونا لازم، مگر اپنے تعلیمی باپ سے پوچھئے، تو کہ پرائی بلک
چرائے گا، یا اپنی؟ کوئی احمق سا احمق اپنی بلک لے لینے کو چوری نہیں کہہ سکتا، تو ضرور ہے
کہ کچھ اشیاء تمہارے ساختہ خدا کی بلک سے خارج دوسروں کی مملوک ہوں، اے سچے پکے
مشرکو! سچے مسلمانوں پر بعض ممکنات قدرتِ قدیرِ مطلق سے خارج ماننے کا جھوٹا الزام نہ دھرو.
اپنے وہمی معبود کی ملک سے خارج اشیاء اور اس کے شرکائے بلک کی فکر کرو (۹) لطف یہ کہ اُن
کے ساختہ خدا نے جب دیکھا کہ بعض نفیس چیزیں دوسروں کے خزانوں میں ہیں، اور اس کا اپنا
ناقص خزانہ اُن سے خالی ہے، شراب پینے والے موہنہ میں پانی تو بھر آیا کہ کسی طرح ان کو بھی اپنے
خزانے میں لے لوں مگر کثرت میخواری سے دماغی کمزوری کہ نہ بیع یا ہبہ کسی جائز طریقے کی طرف
طبیعت گئی، نہ قہر و سطوت و جبروت کے ساتھ سلاطین دنیا کی طرح بالجبر چھین لینے کی طاقت
پائی، بلکہ بدمعاش بزدل نامردوں کی طرح چوری پر اوقات رہی. اور تو کیا کہوں بس تھوک ہے
کیسا بے حیا ساختہ خدا اور کیسے گندے بندے، دیکھو ہمارا سچا خدا واحد قہار سبوح قدوس ہر عیب
سے وجوباً پاک اُن عابد معبود سب پر اپنی لعنت اُتارے گا. خدا کے دشمنو! اللہ عزوجل سے
بھاگ کر نہ تم جا سکتے ہو نہ تمہارا معبود مردود ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم (۱۰)
بھلا چوری، شراب خوری تو سب کچھ اوڑھی تمہارا وہمی معبود زنا بھی کر سکتا ہے یا نہیں؟ اگر
نہیں تو وہ دیکھو تمہارے امام و پدر کے کلیہ میں بجیل کا بھاری پتھر لگا، تمہارا خدا انسان سے
قدرت میں گھٹ رہا، اور اگر ہاں تو ذرا اپنے تعلیمی باپ سے تعریف زنا کرایئے، زنا سے
حقیقی کہ مقدور انسان ہے، آلۂ تناسل پر موقوف، اور اس کے بغیر زنا کے شرعی لغوی عرفی،
کسی معنے کا تحقق یقیناً محال، کہ ایلاج ذکر اس کا رکن ہے، اور ماہیت بے رکن قطعاً ناممکن
تو تمہارے معبود کو آلۂ تناسل سے مفر نہیں، کہیں مہادیو کو تو خدا نہیں مان بیٹھے (۱۱) مہادیو
کو مانو نہ مانو، مگر لنگ پوجا قطعاً تمہارے ایمان کا جز ہوئی، کہ لنگ تمہارے بھگوان کا جز
ٹھہرا (۱۲) آدمی تو عورت سے بھی ہے، اگر تمہارا ساختہ خدا عورت کی قدرت سے گھٹ رہا. تو
اور بھی گیا گزرا ہوا، عورت قادر ہے کہ زنا کرائے، تو تمہارے امام اور تمہارے پدرِ تعلیم کے کلیہ
سے قطعاً واجب کہ تمہارا خدا بھی زنا کرا سکے، ورنہ دیوبند میں چکلہ والی فاحشات اُس پر قہقہے

اڑائیں گی کہ نکمّا تو ہمارے برابر بھی نہ ہوسکا، پھر کاہے پر خدائی کا دم مارتا ہے؟ اب آپ کے خدا میں فرج بھی ضرور ہوئی، ورنہ زنا کاہے میں کرا سکے گا، خنثےٰ خدا کے پجاریو! کیوں سبوح قدوس کے بندوں سے اُلجھتے ہو، موُرتی پوجن والے ہندو تو ناحق الگ الگ لنگ اور جلہری بنانے کے سودے میں پڑتے ہو، مقدس مدرسۂ دیوبند میں آؤ، کہ دونوں علامتیں ایک ہی معبود میں پاؤ **لطیفہ** تعجب تھا کہ خدا کے لئے آلۂ مردمی ہو، تو اُس کے مقابل عورت کہاں سے آئے گی، اندام زنی ہوا، تو اُس کے لائق اُسے مرد کہاں سے ملیگا، کہ اُس کی ہر چیز نامحدود و بے انتہا ہو گی۔ یوں تو ایک خدائن، ماننی پڑے گی، جو اُس کی وسعت رکھے اور ایک بڑا اوبل خدا ماننا ہو گا جو دوسری ہوس بھر سکے، کیا وہابیہ اب تثلیث[1] کے بھی قائل ہو نگے؟ مگر علمانے ذریت شیطان کی پیدائش میں چار قول ذکر کئے ہیں، ازاں جملہ ایک یہ کہ ابلیس کی ایک ران میں آلت مردمی ہے، دوسری میں علامت زنی، وہ اپنی رانوں کے باہم جماع سے بار ور ہوکر ذریت لاتا ہے، اس قول کے لحاظ سے وہ تعجب بھی جاتا رہا، اور تثلیث کی بھی حاجت نہ ہوئی، اور معلوم ہوا کہ دیوبندی دیوبند گی تھی یعنی حضرات کا وہ خنثےٰ معبود کون ہے یہ ابلیس ذو العلامتین ہے۔ اب اعتراض اُٹھ گئے، اور اس پر بڑا قرینہ یہ کہ **گنگوہی** صاحب نے براہین قاطعہ میں اُس ملعون کے علم کو علم اقدس حضور سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے وسیع تر بتایا، اور یقیناً وہ کہ جس کا علم علم محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے زائد ہو خدا ہی ہے اور اب کاذب بالفعل ماننے کا بھی عقدہ کھل گیا، ابلیس[2] سے بڑھکر کون کاذب بالفعل ہوگا، نیز ان کے امام کا یہ کہنا بھی ٹھیک ہو گیا، کہ اُس میں ہر عیب کی گنجائش ہے، اور یہ کلیہ بھی صحیح ہو گیا کہ جو کچھ انسان اپنے لئے کر سکے وہ اپنے لئے کر سکتا ہے، واقعی کلمات علما میں عجب عجب منافع ہوتے ہیں، دیکھئے ایک ذرا سا پیچ کھلنے

[1] جی ہاں دیوبندی وہابیہ تثلیث کو بھی ممکن عقلی مانتے ہیں۔ نمبر ۱۵ ملاحظہ کیجئے ۱۲

[2] مولانا دیوبندی صاحبوں کا خیال رکھئے اُن کا حق ابلیس کو دینا چاہئے ابلیس نے کس دن کہا تھا کہ میرا علم علم اقدس سے زیادہ ہے کس دن کہا تھا کہ خدا معاذ اللہ بالفعل جھوٹا ہے تو یہ اُس سے بڑھ کر کذب ہے ۱۲ مع حفی عنہ

ف امام الوہابیہ نے تنزیہ خدا میں عقائد اہل سنت کو عقائد کفر کے برابر بتایا

ف دیوبندیوں کی یوں مشکل کشائی کرائی کہ یہاں ابلیس کی دونوں علامتیں ہیں

سے کتنے عقدے حل ہوگئے، کیوں دیوبندیو! احسان تو نہ مانوگے، قاہر اعتراضوں کا کیسا جواب
بتادیا کہ ایک ہی سہارے میں بیڑا پار ہے (۱۳) امام الوہابیہ نے اپنی ناقص تحریر جہالت
تخمیر افضاح الباطل بنام ایضاح الحق مشہور نام زنگی بر عکس کافور میں تصریح فرمائی، کہ "اللہ
عزوجل کو زمان ومکان وجہت سے منزہ ماننا اس کا دیدار بے جہت ومحاذات جاننا سب
بدعت حقیقیہ کے قبیل سے ہے اگر اسے کوئی دینی عقیدہ سمجھا جائے، خدا کی یہ تنزیہیں اور
غیر خدا کو قدیم وازلی کہنا خدا کو مخلوق بنانے میں بے اختیار ماننا سب کا ایک حکم ہے۔" دیکھو
اس کی تحریر خبیث صفحہ ۳۵ و ۳۶ اور اس کے رد میں کوکبۂ شہابیہ صفحہ ۱۲ وغیرہ، ظاہر ہے کہ
اگر زمان ومکان وجہت کا خدا کو محیط ہونا اس مدہوش کے نزدیک اس کی شانِ قدوسیت
ووجوب وجود کے منافی ہوتا، ضرور ان سے خدا کی تنزیہ کو عقیدۂ دینیہ جانتا جیسا کہ تمام
اہلسنت کا ایمان ہے، مگر یہ مردود اسے بدعتِ حقیقیہ بتاتا اور اس کے معتقد کو ان دو صریح
کفروں کے معتقد سے ملاتا ہے، اگر اس کے زعم ملعون میں اس کا معبود بالفعل زمان ومکان و
جہت کے گھروندے میں گھرا ہوا نہیں، تو کم از کم گھر سکتا ہے، اور اپنے آپ کو اس محبس میں
مقید کر سکتا ہے، ورنہ اس سے اس کی تنزیہ فرض ہوتی، اور اس کے اس کلیۂ ملعونہ نے اور
بھی رجسٹری کردی، آدمی قادر ہے کہ کسی گز بھر کی گڑھیا میں گر کر اوپر سے پتھر رکھوا کر اپنے
آپ کو اس تنگ مکان میں مقید کرے، ان کا معبود اگر یہ نہ کر سکا، تو آدمی سے قدرت میں
گھٹ رہیگا، وہابیو! یہ ہیں تمہارے ممکنات جن پر مسلمان لعنت کرتے ہیں۔ **لطیفہ**
وہابیہ کا خدا عجیب ربڑ کی ساخت کا ہے، جس میں قیامت کی پھیل سمیٹ ہے، انسان تو گز بھر کی
گڑھیا میں گھس سکتا ہے، ایک چھوٹی سی چیونٹی سوئی کے ناکے برابر سوراخ میں سما جانے
پر قادر ہے، ان کا خدا جسے یہ اپنی جھوٹی زبان سے اکبر کہتے ہیں، اس اصغر سے اصغر سوراخ
میں اوپ ہوسکے گا، ورنہ آدمی درکنار چیونٹی سے بھی قدرت میں گھٹ رہیگا (۱۴) افسوس
وہابیہ کا ساختہ خدا کہاں کہاں آدمی کی ریس کرے گا، امکانِ جہت کی خباثت ان کے معبود
کو بے ناچ نچائے نہ چھوڑے گی، ایک رنڈی کہ فاسقوں کی محفل میں رقص کرتی ہے لحظہ
لحظہ کس قدر اپنی جہتیں بدلتی ہے، اگر ان کا معبود یوں نہ گھوم سکا، تو رنڈی سے بھی گیا

گذرا، اور واقعی بقول در بھنگی صاحب کے تعلیمی باپ محمود الحسن دیوبندی صاحب کے جب یہ کلیہ ہے کہ انسان جو کچھ اپنے لئے کر سکے اُن کا معبود اپنے لئے کر سکتا ہے، تو شیخ چلی کی طرح رنڈی کے ساتھ گھوے گا بھی، خود بھی ناچے گا، اور ڈگڈگی بجا کر بندر نچا کر اُسے اپنے پاس گھمائے گا بھی، نٹ کی طرح بانس پر چڑھ کر کلا کھیلے گا، کیا کچھ نہ کر سکے گا۔ ایسے تماشے معبود پر اُف اور اس کے انجوبہ پرست عابدوں پر تف، مگر سخت عجب یہ ہے، کہ اگر ایک مجلس میں چار رنڈیاں ناچتی ہوں، اور آن واحد میں وہ چاروں جہات مختلفہ کو اپنی سمت بدلیں، ان کا خدا اگر اس وقت ایک ہی سمت بدل سکا، تو تین رنڈیوں کے فعل پر قادر نہ ہوا، اور اگر آن واحد میں چاروں سمت کو بدلا، تو یہ رنڈیاں تو چار تھیں، انھوں نے ایک ایک جہت بانٹ لی، یہ کہ واحد کہلاتا ہے، کدھر سے اپنے چار ٹکڑے کرے گا، ایک آن میں چار جہتیں کیسے بدے گا؟ (۱۵) ایک دیوبندی نے کہ در بھنگی صاحب کا عالم معتمد اور دیوبندی دھرم کا مناد ی مستفید ہے، اپنی ادلۂ واہیہ صفحہ ۱۴۲ میں خدا کا جورو بیٹا بھی ممکن مان لیا اور اس پر دلیل دی کہ عقلاً محال ہوتا، تو نصاریٰ نے اتنے بڑے عقلمند ایسے حکیم، ایسے صناع ہیں یہ کیوں مانتے؟ اللہ اللہ ؎

چشم بازو گوش باز و ایں ذکا ✦ خیرہ ام در چشم بندے خدا

طرفہ یہ کہ جورو ماننے کا نصاریٰ نے پر بھی افترا کر دیا وہ تو کوئی بات جھوٹ سے خالی نہ ہو، دیوبندی صاحب نری جورو نہ کہو خصم بھی پکارو کہ تمہارے معبود کا خنثےٰ ہونا تمہارے امام کا مذہب بتا چکا ہے (۱۶) احمق بے دین! تم نے یہی جانا کہ افعال عباد کا خالق کون ہے! وہ کس کی قدرت سے واقع ہوتے ہیں، بندے کو ظاہری قدرت جو ہے وہ کس محل سے ظہور تعلق فعل ہے، اور کمال کفر پرستی سے اللہ تعالیٰ کا کذب ممکن بنانے کو کل مقدور العبد مقدور الالٰہ کے یہ معنے گڑھ لیے کہ جو کچھ بندہ اپنے لئے کر سکے خدا اپنے لئے کر سکتا ہے۔ اس لعین مغالطہ ابلیسیہ کا پورا حل داماں باغ سبحٰن السبوح میں دیکھو، اور خدا توفیق دے۔ تو

لہ بعینہ اسی ملعون دلیل سے تین خدا بھی عقلاً ممکن ہو گئے وہ تینے بندے کا رگیے اس کے قائل ہوتے تف تف تف ۱۲
منہ عفی عنہ

اعلیٰحضرت مجدد دین وملت کے دستِ حق پرست پر ایمان لاؤ، مسلمان کہلاؤ، الحمدللہ امام الوہابیہ وطائفہ وہابیہ کے اس خبیث عقیدۂ ملعونہ کا رد تصانیف آستانۂ عالیہ اعلیٰحضرت مجدد دین وملت سبحٰن السبوح میں بھی ہے، کوکبۂ شہابیہ میں بھی ہے، دامانِ باغ میں بھی ہے، چابک لیث میں بھی ہے، اور اب اس مجالۂ تازہ میں بھی ہے، بفضلہٖ تعالیٰ ہر جگہ نیا رنگ، نئے اعتراضات پایئے گا، اور سب بعونہٖ تعالیٰ اسی محمدی ضیغم کے اپنے نعرے ہیں، یا اس کے برکات سے اس کے اشبال کے حملے ذٰلك فضل اللّٰه علينا وعلى الناس ولكن اكثر الناس لا يشكرون ہنوز بست ابحاث جدیدہ قاہرہ اسی کے متعلق ذہن میں اور ہیں، مگر مجھے تو یہاں بھی بیس نمبر پر اقتصار منظور، لہٰذا صرف ایک وار دربھنگی صاحب پر اور آتار کر اُن کی اصل دوم کو چھیڑوں (۱۷) ہاں دربھنگی صاحب ہم تمہاری مان لیں کہ بے شمار ممکنات کو خارج از قدرت کر دیا؟ پھر تمہارے دھرم پر کیا قہر ہوا، دو ہی باتیں کہو گے، یا تو وہ جو کہہ چکے کہ عجز کا دھبا لگایا، یا یہ کہ ان اللّٰه على كل شئ قدير کا خلاف کیا، دونوں تمہارے یہاں شیر مادر ہیں۔ اول تو یوں کہ تمہارا امام ہر عیب و نقصان کا امکان مان گیا، اور یہ خود عیب ہے۔ تو اس کا معبود عیبی بالفعل ہوا۔ عجز بھی ایک عیب ہی ہے پھر اینم برعلم۔ اور دوم یوں کہ گنگوھی مت جس پہ ایک اکیلے تم دربھنگی جیوٹ سپنے سے سعد و مقر ہوئے، جب اس میں اس کا خدا کاذب بالفعل ہے کہ وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے، تو معاذ اللہ جھوٹے کی بات سے سند کیا لانی، اس نے یہ بھی جھوٹ ہی لکھ دیا ہو گا الا لعنة اللّٰه على الظّٰلمين ۰ (۱۸) دربھنگی صاحب نے اپنی دوسری اصل یہ بتائی ہم شرک فی الذات و فی الصفات دونوں کو ناجائز سمجھتے ہیں اور آپ شرک فی الصفات کو جزو ایمان جان کر فرق بالذات اور بالعرض کو باعث غفران خیال کرتے ہیں:۔ اقول واقعی دیوبند کمیٹی میں لعنة اللّٰه على الكاذبين کا قرآن مجید سے نکال ڈالنا پاس ہو لیا ہو گا، یا یہ ٹھہری ہو گی، کہ کاذب بالفعل کی بات کا کیا اعتبار، اے مشرکو! اہلسنت کی توحید کا ایک چھینٹا تم پر پڑ جائے، تو پاک ہو جاؤ، اعلیٰحضرت مجدد دین وملت نے اپنی تصانیف علیہ میں آیات قرآن عظیم سے ثابت فرمایا ہے، کہ مولیٰ عزوجل کا اصلا کوئی شریک نہیں ہو سکتا

نہ اُس کی ذات میں، نہ صفات میں، نہ اسما میں، نہ افعال میں، نہ احکام میں، نہ مُلک میں، نہ ملک میں، نہ کسی بات میں، ہاں مشرک کون ہے؟ تمہارا امام، تمہارے تعلیمی باپ، چچا، دادا اور تم سب، جب تو افعال انسانی کو قدرت الٰہی سے خارج مان کر خاص قدرتِ انسانی سے واقع ہونا جانتے، اور وزن برابر کرنے کے لئے کہ اُس کی قدرت انسانی قدرت سے گھٹ نہ جائے اُن تمام شناعتوں کے امثال خود اپنے خدا میں واقع ہو سکنا بگھارتے ہو، مبارک ہو، ایک یہی جملہ تھا جو تمہاری دونوں اصلوں کو تباہ کر گیا، معلوم ہوا، کہ تمہیں مشرک ہو، اور تمہیں نے بےشمار ممکنات یعنی جملہ افعال عباد کو قدرت الٰہی سے خارج کر دیا، اُن کی نظیر اپنے میں کر سکا، تو یہ نظیر پر قدرت ہوئی، نہ اُس عین پر، مگر ہے یہ کہ خدا جب دین لیتا ہے عقل پہلے چھین لیتا ہے (۱۹)، تم اللہ عزوجل کو علیم و سمیع و بصیر و حی جانتے ہو یا نہیں، اگر نہیں تو کافر ہو، اور اگر ہاں تو انسان کو بھی اُس کی عطا سے علم و سمع و بصر و حیات ملنا، اور ان اوصاف سے متصف ہونا حق و صدق مانتے ہو، یا کذب و باطل، بر تقدیر ثانی پھر کافر اور صدہا آیاتِ قرآنیہ کے منکر ہو۔ قال تعالیٰ وبشرہ بغلٰم علیم وقال تعالیٰ وعلمنٰہ من لدنا علما۔ وقال تعالیٰ وانہ لذو علم لما علمنٰہ وقال تعالیٰ علمک مالم تکن تعلم وقال تعالیٰ علم الانسان مالم یعلم: وقال تعالیٰ والذین اوتوا العلم درجٰت وقال تعالیٰ ان یعلمہ علمٰؤا بنی اسرائیل وقال تعالیٰ وفوق کل ذی علم علیم وقال تعالیٰ ومن عندہ علم الکتٰب وقال تعالیٰ وقال الذی عندہ علم من الکتاب وقال تعالیٰ یعلمہم الکتاب والحکمۃ وقال تعالیٰ وعلمکم مالم تکونوا تعلمون۔ وقال تعالیٰ فجعلنٰہ سمیعًا بصیرا۔ وقال تعالیٰ وجعل لکم السمع والابصار والافئدۃ وقال تعالیٰ اسمع بہم وابصر وقال تعالیٰ یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحی الارض بعد موتہا وکذٰلک تخرجون۔ وقال تعالیٰ جعلنا من الماء کل شیء حی وقال تعالیٰ اومن کان میتا فاحیینٰہ وقال تعالیٰ یحیٰی من حی عن بینۃ وقال تعالیٰ بل احیاء عند ربہم۔ آیات میں بھی بیس ہی پر اقتصار کروں کہ اسی عدد کا التزام ہے۔ بر تقدیر اول تم مشرک فی الصفات ہوئے یا نہیں نہ کیوں، حالانکہ خدا کو بھی علیم و سمیع و بصیر و حی مانا اور بندوں کو بھی علیم و سمیع و بصیر و حی جانا

اگر کہئے مثلاً حیات الٰہی بذاتِ خود ازلی ابدی ہے، واجب الثبوت ہے، ممتنع الزوال ہے، حیات بندہ عطائے خدا ہے، حادث متناہی ممکن الثبوت جائز العدم ہے، تو یہ وہی بالذات وبالعرض کا فرق ہوا، اتنے پر تمہارے نزدیک شرک فی الصفات نہیں مٹتا، پھر کیا سبب تم مشرک نہ ہو، ہو اور ضرور ہو، بالذات وبالعرض کا ایک لفظ دیکھ لیا، اور نہ جانا کہ اس کے لئے عرض عریض ہے، یہ تمام تفرقے اور صدہا اور جس قدر اس منشاء جلیل سے ناشی ہوں سب انہیں دو لفظوں میں داخل ہیں یعنی ذاتی وعطائی، یا تمہاری تعبیر میں بالذات وبالعرض (۲۰) ذرا سا سا دیوبندی گنبا سع ایڈیٹر اے ایچ وغیرہ حامئیاں جڑ کر بتاؤ کہ ہر صفت خاص ہے یا بعض، وعلیٰ کل خصوص خاص من حیث المنشا ہے یا من حیث التعلق، علی الثانی، من حیث الاطلاق یا علی الاطلاق، بہر نہج ثبوت دو کہ تمہارے خصم نے خاص من حیث الخصوص کو شرک کہا فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکٰفرین۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ صاحب ایڈیٹر اے ایچ تم بھی اصول ومقاصد حسام الحرمین شریف سے جان بچا کر براہِ مکاری یہی دو اصلیں لے دوڑے تھے۔ اب تم نے دیکھا کہ تمہاری اور تمہارے لنگوٹیا یار دربھنگی دونوں کی اصلوں میں خطا ہے، اور نہ ایک خطا دو خطا بلکہ بے شمار خطا، لہٰذا تم بھی مع دربھنگی تجیبے کے ساتھ کان پٹپٹا کر حجارۃ من سجیل کی بارش کھو پڑیات شریفہ پر لینے کے لئے مستعد ہو جاؤ، کیوں اللہ کی مار جوڑی ضربت مرداں دیدی مزہ

مناظرہ چشیدی ھل ثوب الکفار ما کانوا یفعلون

وقطع دابر الذین کفروا وقیل بعدا للقوم

الظّٰلمین والحمد للہ

رب العٰلمین

•

تصحیح کردہ مفتی اعجاز الرضوی البریلوی